70

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي فَضَائِلِ الصَّحَابِيَّات

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین فضائلِ صحابیات

www.KitaboSunnat.com

تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

70

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

في فضائل الصحابيات

اربعین
فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق انصار السنة پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں

نام کتاب: اربعین فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 6

حصہ اوّل
قرآن حکیم کی نظر میں صحابیات کے فضائل

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حقیقی مومن ہیں 16
- اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے 16
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بخش دیا گیا ہے 17
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجر عظیم ہے 17
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیاب لوگ ہیں 18
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین کی وجہ سے ہی تکالیف دی گئیں 18
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں محبت کرنے والے تھے 19
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں کے لیے سخت تھے 19
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار نجات کے لیے معیار ہے 20
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنے کا حکم 20

حصہ دوم
احادیث کی روشنی میں صحابیات کے فضائل

- سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کی فضیلت 22
- سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا صابرہ، شاکرہ خاتون تھیں 23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیّدہ اُم شریک رضی اللہ عنہا کی کرامت 24
- سیّدہ شفاء رضی اللہ عنہا لکھنے کا فن اور دم کرنا جانتی تھیں 26
- سیّدہ اُم معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے فضائل 26
- سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل 29
- سیّدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتی ہیں 31
- سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے فضائل 33
- سیّدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت 37
- سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی فضیلت 38
- سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی زکاۃ اپنے شوہر کو دیتی تھیں 40
- سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا شرکیہ دم چھوڑنا 41
- سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت و احادیث 43
- سیّدہ ام منذر سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا کے فضائل 45
- سہیلہ اور جابر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت کھلائی 46
- سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا اپنی اولاد کی تربیت کرنا 48
- سیّدنا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بیوی کی فضیلت 49
- سیّدہ اُم حارثہ ربیع بنت نضر کے فضائل 53
- سیّدہ اُم دحداح رضی اللہ عنہا کے فضائل 53
- سیّدہ اُم معقل انصاریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل 55
- سیّدہ اُم یعقوب رضی اللہ عنہا کے فضائل 56
- سیّدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل 58
- سیّدہ خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا کی فضیلت 59

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے فضائل 61
- سیّدہ ام محجن انصاریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل 62
- سیّدہ اُم زفر رضی اللہ عنہا کے فضائل 63
- سیّدہ حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا کے فضائل 64
- سیّدہ خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کے فضائل 65
- سیّدہ معاذہ بنت عبداللہ بن جریر رضی اللہ عنہ کے فضائل 65
- سیّدہ درہ رضی اللہ عنہا کے فضائل 66
- سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے فضائل 67
- سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی فضیلت 68
- سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل 69
- سیّدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کی ایک سبق آموز روایت 70
- فہرست آیاتِ قرآنیہ 72
- فہرست احادیث نبویہ 73
- مراجع ومصادر 76

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خودساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل کی طرف سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلَى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلَى مَا أُدِّى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ___)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ___))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔‘‘

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

’’هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔‘‘ [1]

’’وہ اہل حدیث ہیں۔‘‘

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

’’اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔‘‘

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

"میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔"

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِين فِي اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةَ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اورادارہ کے رفیق سفراور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پرعلی منہج المحدثین اَرْبعِیْنَات جمع کی ہیں۔"أَلْاَرْبَـعُوْنَ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابِیَاتِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکرآپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کواجر جزیل عطافرمائے اوراس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصارالسنہ پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا حصہ

قرآن حکیم کی نظر میں

صحابیات رضی اللہ عنہن کے فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حقیقی مومن ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۟ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸﴾ (الحجرات: 7، 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں اگر وہ اکثر کاموں میں تمہارا کہا مانیں تو تم ایذا میں پڑھ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے، اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے، اور تمہارے سامنے ناپسند کر دیا ہے، کفر اور گناہ کو، اور نافرمانی کو، اور یہی لوگ راہِ ہدایت پانے والے ہیں اللہ کے فضل اور نعمت سے۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝۱۰۸﴾ (التوبة: 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا، بے شک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوں، اور اس میں ایسے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ پاک رہیں، اور اللہ محبوب رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔‘‘

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بخش دیا گیا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۰۰﴾ (التوبة : 100)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور سب سے پہلے ایمان اور اسلام میں سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے، اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس میں ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔‘‘

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجر عظیم ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۰ ؑ﴾ (الفتح : 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے، پس جو شخص بدعہدی کرے گا، تو اس بدعہدی کا برا انجام اسی کو ملے گا، اور جو شخص

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس عہد پر قائم رہے گا جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو اللہ اسے اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔‘‘

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیاب لوگ ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸۸ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۸۹﴾ (التوبہ: 88، 89)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’لیکن رسول اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے، انہوں نے اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا، اور انہی لوگوں کے لیے بھلائی ہے۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔‘‘

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین کی وجہ سے ہی تکالیف دی گئیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝۳۹﴾ (الحج: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، بے شک ان کی مدد پر اللہ تعالیٰ خوب قادر ہے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں محبت کرنے والے تھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۳﴾ (آل عمران : 103)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے، تو اس نے تمہیں بچالیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں کے لیے سخت تھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۲۲﴾ (المجادلہ : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائیں گے، وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہی لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کولکھ دیا ہے۔ اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنھیں ان جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں، یہ اللہ کا لشکر ہے، آگاہ رہو، بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب ہوں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار نجات کے لیے معیار ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ﴾ (البقرہ:137)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر یہ لوگ تمہارے (صحابہ) کی طرح ایمان لے آئیں تو یہ ہدایت پاگئے۔ لیکن اگر ان کی مخالفت کریں گے تو برباد ہوجائیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾﴾

(محمد:19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: '' اے نبی! آپ یقین کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔ اللہ تم لوگوں کی آمدورفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دوسرا حصہ

احادیث کی روشنی میں

صحابیات رضی اللہ عنہن کے فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 1

((عَنْ أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ اِبْنِيْ فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لِلَّذِيْ يُغَسِّلُهٗ، لَا تُغَسِّلْ اِبْنِيْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهٗ، فَانْطَلَقَ عُكَاشَةُ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالَتْ؟ طَالَ عُمُرُهَا . قَالَ: فَلَا أَعْلَمُ اِمْرَأَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ .))[1]

"سیّدہ ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرا بیٹا فوت ہو گیا۔ میں اس پر رو دھو رہی تھی۔ جو عورت میرے بیٹے کو غسل دے رہی تھی، اسے میں نے کہا: میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل مت دو، تم اسے مار ڈالو گی۔ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن ام قیس رضی اللہ عنہا کی بات بتلائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: اس نے کیسی عجیب بات کی ہے، اللہ اس کی عمر دراز کرے۔ عکاشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

[1] مسند احمد: 6/356، تحقیق شعیب الارنووط: 26999/44۔ شیخ شعیب نے اسے "حسن الإسناد" قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’پھر میں کسی ایسی عورت کو نہیں جانتا، جس کی عمر اتنی لمبی ہوئی ہو، جتنی ام قیس رضی اللہ عنہا کی ہوئی۔‘‘

سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا صابرہ، شاکرہ خاتون تھیں

حدیث 2

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ خُوَيْلَةُ بِنْتِ حَكِيمِ بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ رضی اللہ عنہ، قَالَتْ: فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَاذَةَ هَيْئَتِهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! مَا أَبَذَّ هَيْئَةَ خُوَيْلَةَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! امْرَأَةٌ لَا زَوْجَ لَهَا يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ فَهِيَ كَمَنْ لَا زَوْجَ لَهَا، فَتَرَكَتْ نَفْسَهَا وَأَضَاعَتْهَا، قَالَتْ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عُثْمَانُ أَرَغْبَةٌ عَنْ سُنَّتِي؟ قَالَ فَقَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَكِنْ سُنَّتُكَ أَطْلُبُ، قَالَ: فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ! فَإِنَّ لِأَهْلِكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِضَيْفِكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ.)) [1]

’’اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ خویلہ بنت حکیم بن امیہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور وہ سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ خویلہ رضی اللہ عنہا کو شکستہ حال دیکھا تو ارشاد فرمایا:

[1] مسند احمد: 6/269، تحقیق شعیب الارنؤوط: 26308/43۔ شیخ شعیب نے اسے ’’حسن الإسناد‘‘ کہا ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

عائشہ! خویلہ نے ایسا حال کیوں بنا رکھا ہے؟ میں نے بتایا: بے شوہر عورت (جیسی) ہے۔ اس کا شوہر ہر دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اور یہ بے چاری ایسی ہے جیسے بے شوہر ہو، لہٰذا اس نے بھ اپنا بناؤ سنگھار چھوڑ دیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، وہ حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں میری سنت پسند نہیں؟ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں پسند نہیں؟ بلکہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا طالب ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، میں نے عورتوں سے نکاح کیا ہے۔ عثمان اللہ سے ڈر! تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے، تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری اپنی جان کا بھی تجھے پر حق ہے۔ لہٰذا روزہ رکھ بھی اور چھوڑ بھی، نماز بھی پڑھ اور آرام بھی کر۔‘‘

سیّدہ اُم شریک رضی اللہ عنہا کی کرامت

حدیث 3

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا: فَحَمَّلُوْنِي عَلَى بَعِيْرٍ لَيْسَ تَحْتِي شَيْءٌ ثُمَّ تَرَكُوْنِي ثَلَاثًا لَا يُطْعِمُوْنِي وَلَا يَسْقُوْنِي، وَكَانُوْا اِذَا نَزَلُوْا مَنْزَلًا وَ أَوْثَقُوْنِي فِي الشَّمْسِ وَاسْتَظَلُّوْا مِنْهُمْ، وَحَبَسُوْنِي عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَبَيْنَاهُمْ قَدْ نَزَلُوْا مَنْزَلًا وَأَوْثَقُوْنِي فِي الشَّمْسِ اِذَا أَنَا بِبَرْدِ شَيْءٍ عَلَى صَدْرِيْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاِذَا هُوَ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ قَلِيْلًا، ثُمَّ نَزَعَ مِنِّيْ فَرُفِعَ ثُمَّ عَادَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ رُفِعَ، ثُمَّ عَادَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رُفِعَ مِرَارًا، ثُمَّ تَرَكْتُ فَشَرِبْتُ حَتّٰى رَوِيْتُ ثُمَّ أَفَضْتُ سَائِرَهُ عَلٰى جَسَدِيْ وَثِيَابِيْ۔ فَلَمَّا اسْتَيْقَظُوْا اِذَا هُمْ بِأَثَرِ الْمَاءِ وَرَأَوْنِيْ حَسَنَةَ الْهَيْئَةِ، فَقَالُوْا لِيْ: إِنْحَلَلْتِ فَأَخَذْتِ سِقَاءَنَا فَشَرِبْتِ مِنْهُ؟ قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ! وَلٰكِنَّهُ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا۔ قَالُوْا: لَئِنْ كُنْتِ صَادِقَةً لَدِيْنُكِ خَيْرٌ مِنْ دِيْنِنَا، فَلَمَّا نَظَرُوْا أَسْقِيَتِهِمْ وَجَدُوْهَا كَمَا تَرَكُوْهَا فَأَسْلَمُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ .)) [1]

’’اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے بتایا (کہ جب قریش مکہ نے مجھے مکہ سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا تو) مجھے ایک اونٹ پر بٹھا دیا، جس کی پیٹھ پر کوئی چیز نہیں تھی۔ مجھے تین دن بھوکا اور پیاسا رکھا گیا۔ جب وہ لوگ کہیں پڑاؤ کرتے تو مجھے رسیوں میں جکڑ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور خود سایہ دار جگہ پر آرام کرتے۔ کھانے پینے کی کوئی چیز نہ دیتے۔ ایک جگہ ان لوگوں نے پڑاؤ کیا اور مجھے دھوپ میں باندھ کر ڈال دیا۔ میں نے اچانک اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک محسوس کی۔ میں نے اسے پکڑا تو وہ پانی کا ڈول تھا۔ میں نے اس سے تھوڑا سا پیا تو ڈول میرے ہاتھ سے چھوٹا اور اوپر اٹھا لیا گیا، میں نے دوبارہ اسے پکڑا اور اس سے پانی پیا اور ڈول پھر اوپر اٹھا لیا گیا۔ پھر میں نے اسے پکڑا اور پانی پیا، پھر وہ اوپر اٹھا لیا گیا۔ کئی بار ایسا ہوا، پھر میں نے چھوڑا اور پیا حتی کہ خوب سیر ہو گئی۔ پھر میں نے وہ پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر بہا دیا۔ جب وہ لوگ اٹھے اور انہوں نے پانی کے اثرات دیکھے اور میری پہلے سے بہتر حالت دیکھی تو کہنے لگے: کیا تو نے رسیاں کاٹ کر ہمارے برتنوں سے پانی پیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم ایسا نہیں بلکہ میرے ساتھ تو یہ اور یہ معاملہ

[1] صفة الصفوة: 419/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ انہوں نے کہا: اگر تو واقعی سچی ہے تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ پھر جب انہوں نے اپنے برتن دیکھے تو وہ ویسے کے ویسے ہی تھے جیسے انہوں نے رکھے تھے، تو سارے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔“

سیّدہ شفاء رضی اللہ عنہا لکھنے کا فن اور دم کرنا جانتی تھیں

حدیث 4

((وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي: أَلَا تُعَلِّمِينَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ!)) [1]

”اور سیّدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: جس طرح تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو لکھنا سکھایا ہے، اسی طرح سے پھوڑے، پھنسی کا دم بھی سکھا دو۔“

سیّدہ اُم معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 5

((وَعَنْ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ ...... هُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا ...... اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ بِمَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ، وَمَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِي رضی اللہ عنہ، مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَةِ

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الطب والرقی، رقم: 3887، سلسلة الصحيحة، رقم: 187.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا ، فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا ، فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ...... مُسْنِتِيْنَ...... فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ ، فَقَالَ: وَمَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ ، قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ: أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ: بِاَبِيْ وَاَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلِبْهَا ، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى ، وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا ، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ ، فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا ، حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رُوِيَتْ ، وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ، ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ ، حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءَ ، ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا ، وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا .)) [1]

”اور سیّدنا حبیش بن خالد رضی اللہ عنہ...... ام معبد رضی اللہ عنہا کے بھائی...... سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکالے گئے اور مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام سیّدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ان حضرات کا گائیڈ عبداللہ اللیثی بھی تھے۔ جب یہ لوگ ام معبود رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس سے گزرے تو ام معبد رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا

[1] شرح السنة للبغوی : 261/13، رقم : 3704، مشکوٰة المصابیح ، کتاب الفضائل ، باب فی المعجزات ، رقم الحدیث : 5943، مستدرك حاکم : 8/3۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے پاس گوشت اور کھجوریں ہیں تاکہ وہ اس سے خرید سکیں۔ ان لوگوں کو ام معبود رضی اللہ عنہا سے کوئی چیز نہ ملی۔ ویسے بھی یہ لوگ غریب اور قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں بکری دیکھی تو دریافت فرمایا: اے ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: لاغر پن کی وجہ سے یہ بکری اپنے ریوڑ سے پیچھے رہ گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا یہ دودھ پیتی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: دودھ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! اگر آپ کو دودھ نظر آتا ہے تو بسم اللہ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری منگوائی اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ پڑھ کر اس کے لیے دعا فرمائی، بکری نے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے، دودھ چھوڑ دیا اور جگالی کرنے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے گھر والوں کو کفایت کرنے والا برتن طلب فرمایا اور اس میں اتنا دودھ دوہا کہ اس کے کناروں تک جھاگ آ گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا حتی کہ وہ بھی سیر ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو دودھ پلایا حتی کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔ آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دودھ نوش فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اسی برتن میں دودھ دوہنا شروع کیا حتی کہ وہ برتن بھر گیا اور اسے ام معبد رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا۔ (رخصت ہونے سے قبل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد رضی اللہ عنہا سے بیعت لی اور وہاں سے (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہو گئے۔"

حدیث 6

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَائِطَ عَلٰی أُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: يَا أُمَّ مَعْبَدٍ! مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ ، قَالَ ﷺ: فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام معبد رضی اللہ عنہا کے باغ میں تشریف لے گئے اور پوچھا: ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں؟ کسی مسلمان نے یا کافر نے؟ سیّدہ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمان نے لگائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، چوپایہ یا پرندہ کچھ کھاتا ہے تو درخت لگانے والے کو قیامت تک صدقہ کا اجر وثواب ملتا رہتا ہے۔''

سیّدہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کے فضائل

حدیث 7

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ اِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اِبْنَتَهُ أُمَّ كَلْثُوْمٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: اِنِّي اَرْصُدُهَا لِابْنِ أَخِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَنْكِحْنِيهَا ، فَوَاللّٰهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يَرْصُدُ مِنْ أَمْرِهَا مَا أَرْصُدُهُ ، فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ ، فَأَتَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ الْمُهَاجِرِيْنَ ، فَقَالَ: أَلَا تُهَنُّوْنِي؟ فَقَالُوْا: بِمَنْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَقَالَ: بِأُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَابْنَةِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ

[1] صحيح مسلم، كتاب المساقاة والمزارعة، رقم: 7971.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَسَبٌ وَسَبَبٌ .)) [1]

''اور سیّدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ کرا دیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس کا نکاح اپنے بھائی جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کرنے کا سوچ رہا ہوں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کوئی بھی اس معاملے میں اتنا حریص نہیں جتنا میں ہوں۔ چنانچہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: مجھے مبارک نہیں دو گے؟ مہاجرین نے پوچھا: کس بات کی مبارک؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما و فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے نکاح کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے روز ہر طرح کے تعلقات اور اسباب منقطع ہو جائیں گے، سوائے اس تعلق اور سبب کے جو میری وجہ سے ہوگا۔ اس لیے میں نے سوچا کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان وہ تعلق اور سبب پیدا ہو جائے (جو قیامت کے روز کام آنے والا ہے۔)''

حدیث 8

((وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ،

[1] مستدرك الحاكم: 141/3- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہا، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهَا مِنْهَا، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.)) [1]

''اور سیّدنا ثعلبہ بن ابو مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد میں) مدینہ کی عورتوں میں کچھ چادریں تقسیم کیں۔ ایک عمدہ سی چادر بچ گئی۔ وہاں موجود حضرات میں سے بعض نے مشورہ دیا: امیر المومنین! یہ چادر بنت رسول ﷺ جو آپ کے نکاح میں ہے انہیں بھجوا دیجیے۔ بنت رسول ﷺ سے ان کی مراد سیّدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا تھیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا، اس چادر کی زیادہ حق دار ہیں۔ سیّدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں جنھوں نے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا غزوہ احد میں ہمارے لیے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لایا کرتی تھیں۔''

سیّدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کا دفاع کرتی ہیں

حدیث 9

((وَعَنْ أُمِّ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ عَمَّارَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: لَهَا يَا خَالَةُ! أَخْبِرِينِي خَبَرَكِ، فَقَالَتْ: خَرَجْتُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَأَنَا أَنْظُرُ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ

[1] صحیح البخاری، کتاب المغازی، رقم: 4071.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَعِی سِقَاءٌ فِیهِ مَاءٌ، فَانْتَهَیْتُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِی أَصْحَابِهٖ وَالدَّوْلَةُ وَالرِّیحُ لِلْمُسْلِمِیْنَ، فَلَمَّا إِنْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ إِنْحَزْتُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ أُبَاشِرُ الْقِتَالَ وَأَذُبُّ عَنْهُ بِالسَّیْفِ، وَأَرْمِی عَنِ الْقَوْسِ حَتَّی خَلَصَتِ الْجِرَاحُ اِلَیَّ، قَالَتْ: فَرَأَیْتُ عَلَی عَاتِقِهَا جُرْحًا أَجْوَفَ لَهٗ غَوْرٌ، فَقُلْتُ: مَنْ أَصَابَكِ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: ابْنُ قُمْئَةَ، اَقْمَاهُ اللّٰهُ! لَمَّا وَلَّی النَّاسُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقْبَلَ یَقُوْلُ: دُلُّوْنِی عَلَی مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا فَاعْتَرَضْتُ لَهٗ أَنَا وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ رضی اللہ عنہ وَأُنَاسٌ مِمَّنْ ثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَنِی هٰذِهِ الضَّرْبَةَ، وَلٰكِنْ فَلَقَدْ ضَرَبْتُهٗ عَلَی ذٰلِكَ ضَرَبَاتٍ وَلٰكِنْ عَدُوَّ اللّٰهِ كَانَ عَلَیْهِ دِرْعَانِ.)) [1]

''اور سیّدہ ام سعد بن سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی خالہ جان! مجھے غزوہ احد میں اپنی خدمات کے بارے میں کچھ بتائیں۔ سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں دن کے پہلے حصے میں نکلی اور مجاہدین نے جو معرکہ سرانجام دیا اسے دیکھا میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا (جس سے میں مجاہدین کو پانی پلاتی تھی) جب میرا گزر رسول اللہ ﷺ پر ہوا تو آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حفاظت میں تھے اور اس وقت جنگ کی صورت حال مسلمانوں کے حق میں تھی۔ لیکن جب مسلمان منتشر ہوئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئی اور آپ ﷺ کے سامنے سینہ سپر ہو کر لڑنے لگی، تلوار سے آپ ﷺ کا دفاع کیا۔ آپ ﷺ کے دفاع کے لیے کمان سے

[1] سیرت ابن ہشام: 3/ 54.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیر پھینکے حتیٰ کہ اسی تگ و دود میں خود بھی زخمی ہوئی۔ سیّدہ ام سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر ایک گہرا زخم دیکھا تو پوچھا: آپ کو یہ زخم کس نے لگایا ہے؟ سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ابن قمئہ نے، اللہ اسے ذلیل کرے۔ ہوا یوں کہ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور چلے گئے تو ابن قمئہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا، مجھے بتاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے؟ میں خود مروں گا یا اسے مار دوں گا۔ یہ سن کر میں اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور کچھ دوسرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے وہ بھی آگے بڑھے، اس وقت مجھ پر ابن قمئہ نے وار کیا میں نے اس کے جواب میں اس پر کئی وار کیے لیکن اللہ کا دشمن اس روز دو زر ہیں پہنے ہوئے تھا (اس لیے بچ نکلا)۔"

سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 10

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ، فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا.)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا: واللہ! آپ جیسے آدمی کا پیغام رد تو نہیں کیا جا سکتا، لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ میرے لیے یہ جائز نہیں کہ تیرے ساتھ نکاح کروں۔ ہاں! اگر تو مسلمان ہو جائے (تو

[1] سنن نسائی، کتاب النکاح، رقم: 3341۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تیار ہوں) اور تیرا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہوگا۔اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مہر طلب نہیں کروں گی۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور یہی اسلام لانا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر تھا۔"

حدیث 11

((وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِی طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰی اَكُونَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ، قَالَ: فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَآءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ، قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَااَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوهُمْ، قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ، قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ تَرَكْتِنِی حَتّٰی تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِی بِابْنِی، فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِی غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا قَالَ: فَحَمَلَتْ.)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ایک بیٹا فوت ہوگیا۔ام سلیم رضی اللہ عنہا نے گھر کے افراد سے کہا کہ ابوطلحہ (گھر آئیں تو ان کو نہ بتانا جب تک میں خود نہ بتاؤں۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں شام کا کھانا دیا۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا۔حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6322.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ابوطلحہ خوب سیر بھی ہوئے اور صحبت بھی کر لی (یعنی مکمل طور پر پرسکون ہو گئے) تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ابوطلحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی کو ادھار دیں اور پھر اپنی چیز واپس مانگ لیں تو کیا ادھار لینے والا انکار کرسکتا ہے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر میں تمہیں تمہارے بیٹے کی وفات کی خبر دیتی ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے کہ تم نے مجھے میرے بیٹے کی (پہلے) خبر کیوں نہ دی حالانکہ میں نے صحبت بھی کی اور اب مجھے بتا رہی ہو؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمہیں گزشتہ رات میں برکت دے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔“

حدیث 12

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ، فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا حَيْسًا، فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ! اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْ لَهُ: بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا مِنَّا لَكَ قَلِيلٌ، فَقَالَ: ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا، قَالَ: فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: عَدَدُكُمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ، قَالَ: وَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ، قَالَ: فَدَخَلُوا حَتَّى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امْتَلَأَتْ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ، قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ: فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے) نکاح کیا اور گھر (یعنی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس) تشریف لائے تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حیس (کھانا) تیار کیا اور اسے برتن میں ڈال کر مجھے کہا: اے انس! یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ اور عرض کرنا، میری والدہ سلام عرض کرتی ہیں اور انہوں نے یہ کھانا بنا کر بھیجا ہے، یا رسول اللہ! یہ ہماری طرف سے حقیر سا ہدیہ ہے۔ (آپ قبول فرمائیں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حقیر سا ہدیہ ہے۔ (قبول فرمائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا، اسے رکھ دو۔ پھر ارشاد فرمایا: اب جاؤ اور فلاں فلاں آدمی کو بلا لاؤ اور اس کے علاوہ جو بھی ملے اسے بلا لانا اور بعض آدمیوں کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام بھی لیے۔ چنانچہ میں نامزد افراد کے علاوہ جو بھی ملا سب کو بلا لایا۔ راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم سارے کتنے لوگ تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: انس، کھانے کا برتن لاؤ! لوگ جب آئے تو صحن اور کمرہ سب لوگوں سے بھر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم: 3218۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا: دس، دس آدمی حلقہ بنالیں اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھانا کھائے۔“

حدیث 13

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟ قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ.)) [1]

”اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمانے لگے۔ اس دوران آپ ﷺ کو پسینہ آیا، میری ماں (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) ایک شیشی لے آئیں اور آپ ﷺ کا پسینہ اس میں جمع کرنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ جاگ اٹھے اور پوچھا: ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے جسے ہم خوشبو میں شامل کرتے ہیں اور آپ ﷺ کا پسینہ تو تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔“

سیّدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 14

((وَعَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ، وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا، فَأَذِنَ لَهَا.)) [2]

”اور حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 6055.

[2] سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: 591۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک مؤذن مقرر کر رکھا تھا جو ان کے گھر میں (عورتوں کے لیے) اذان دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ اپنے محلے کی عورتوں کی امامت کروائیں۔"

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 15

((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ؛ شَعْبُ هَمْدَانَ، اَنَّهٗ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ، فَقَالَ: حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، لَا تُسْنِدِيهِ اِلَى اَحَدٍ غَيْرِهٖ، فَقَالَتْ: لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ، فَقَالَ لَهَا: اَجَلْ، حَدِّثِينِي فَقَالَتْ: فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَآءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ .)) [1]

''اور حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہا: جو کہ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں اور پہلے پہل ہجرت کرنے والی خاتون تھیں، مجھے کوئی حدیث سناؤ جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لیکن درمیان میں کوئی واسطہ نہ ڈالنا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اچھا، اگر تم ایسا چاہتے ہو تو میں تمہیں ایسی حدیث ہی سناؤں گی۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اچھا سناؤ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب میں نے (طلاق کی) عدت پوری کر لی، تو میں ایک منادی کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آواز دے رہا تھا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ! میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتوں مردوں سے متصل صف میں تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں (کسی بات کی) رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہیں بتاؤں: تمیم داری ایک عیسائی شخص تھا، وہ میرے پاس آیا، اسلام قبول کیا اور میرے ہاتھ پر بیعت کی اور ایک واقعہ بیان کیا جو میری اس حدیث سے مطابقت رکھتا ہے، جو میں نے مسیح دجال کے بارے میں تمہیں بتائی تھی۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم :7386.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی زکاۃ اپنے شوہر کو دیتی تھیں

حدیث 16

((وَعَنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ رضی اللہ عنہا تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ رضی اللہ عنہ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ﷺ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ زَيْنَبُ رضی اللہ عنہا قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ ﷺ: نَعَمْ، لَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کرا گرچہ اپنے زیوروں سے ہو۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اور کچھ یتیموں پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ اگر میں اپنی زکاۃ اپنے خاوند اور یتیم بچوں کو

---

1 صحيح بخاری، كتاب الزكاة، رقم: 1466.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو میری پرورش میں ہیں دے دوں تو کیا درست ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم خود ہی جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لو۔ آخر حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ وہاں ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا جو میرے جیسا ہی مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے سے گزرے۔ ہم نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں، زکاۃ دوں تو کیا یہ درست ہے؟ ہم نے کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سی عورتیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: زینب رضی اللہ عنہا نامی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک درست ہے اور ان کو دوگنا ثواب ملے گا، ایک تو قرابتداری کا اجر اور دوسرا زکاۃ کا اجر۔"

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا شرکیہ دم چھوڑنا

حدیث 17

((وَعَنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ إِذَا جَاءَ مِنْ حَاجَةٍ فَانْتَهَى إِلَى الْبَابِ تَنَحْنَحَ وَبَزَقَ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَهْجُمَ مِنَّا عَلَى شَيْءٍ يَكْرَهُهُ، قَالَتْ: وَإِنَّهُ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَتَنَحْنَحَ، قَالَتْ: وَعِنْدِي عَجُوزٌ تَرْقِينِي مِنَ الْحُمْرَةِ، فَأَدْخَلْتُهَا تَحْتَ السَّرِيرِ، فَدَخَلَ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي، فَرَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا، قَالَ: مَا هٰذَا الْخَيْطُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: خَيْطٌ أُرْقِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِـیْ فِیْهِ ، قَالَتْ: فَأَخَذَهٗ فَقطعَهٗ ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ آلَ عَبْدِاللّٰهِ لَأَغْنِیَاءُ عَنِ الشِّرْكِ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهٗ: لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا؟ وَقَدْ كَانَتْ عَیْنِیْ تَـقْـذِفُ فَـكُنْتُ أَخْتَلِفُ اِلٰی فُـلَانِ الْیَهُوْدِیِّ یَرْقِیْهَا ، وَكَانَ اِذَا رَقَـاهَـا سَـكَنَتْ۔ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ ، كَانَ یَنْخَسُهَا بِیَدِهٖ ، فَاِذَا رَقِیَ كَفَّ عَنْهَا ، اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْكِ أَنْ تَقُوْلِیْ كَمَا قَالَ رَسُـوْلُ اللّٰـهِ ﷺ: أَذْهِـبِ الْبَـأْسَ ، رَبَّ الـنَّـاسِ ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِیْ ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا .)) [1]

’’اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب گھر آتے تو دروازے پر آ کر رک جاتے اور کھانستے تا کہ ہماری طرف سے گھر کے اندر انہیں کوئی ناگوار بات محسوس نہ ہو۔ ایک روز وہ باہر سے آئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا، میرے پاس ایک بوڑھی عورت تھی جو مجھے دم کر رہی تھی۔ بخار سے میرا جسم تپ رہا تھا۔ میں نے بوڑھی عورت کو چارپائی کی اوٹ میں کر دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور میرے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھنے لگے: یہ دھاگا کیسا ہے؟ میں نے بتایا: اس دھاگے پر میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دھاگہ پکڑا اور توڑ ڈالا۔ پھر فرمایا: دم، تعویز اور دھاگے شرک ہیں۔ میں نے کہا: آپ کیسے کہتے ہیں یہ شرک ہے؟ میری آنکھ دکھتی تھی، میں فلاں یہودی عورت کے پاس گئی، اس نے دم کیا اور دم کے بعد میری آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سب شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے آنکھ کو

[1] مسند احمد: 380/1، رقم: 3615۔ شیخ شعیب نے اسے ’’صحیح لغیرہ‘‘ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تکلیف پہنچاتا ہے۔ جب وہ عورت دم کرتی ہے تو شیطان رک جاتا ہے۔ اس لیے تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے کلمات کہنا ہی کافی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک یہ ہیں: ''أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا'' اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما دے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے۔''

سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت واحادیث

حدیث 18

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيرَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: أَيْ بَرِيْرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ؟ قَالَتْ لَهُ بَرِيْرَةُ رضی اللہ عنہا: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (واقعہ افک کی تحقیق کے لیے) حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور دریافت فرمایا: بریرہ! کیا تو نے کبھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے کردار میں کوئی شک والی بات دیکھی ہے؟ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ وہ ابھی کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر آٹا کھا جاتی ہے۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب المغازی، رقم: 4141.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث 19

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ رضی اللہ عنہا كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ: يَا عَبَّاسُ! أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ رَاجَعْتِهِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (آزاد ہو گئیں اور ان) کا شوہر غلام تھا جس کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ میں اب بھی (تصور میں) اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتا اور گلیوں کے چکر لگاتا پھرتا تھا۔ آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عباس! کیا تجھے حیرانگی نہیں ہوتی کہ مغیث کو بریرہ سے کتنی محبت ہے اور بریرہ کو مغیث سے کتنی نفرت ہے؟ پھر آپ ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا: بریرہ (رضی اللہ عنہا) مغیث کے ساتھ ہی رہ لو! حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ آپ ﷺ کا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بس، سفارش کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: تو پھر مجھے اس کے ساتھ رہنے کی خواہش نہیں۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الطلاق، رقم: 5283.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ اُم منذر سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 20

((وَعَنْ سَلْمٰی بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ـ وَكَانَتْ اِحْدَى خَالاتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَلَّتْ مَعَهُ الْقِبْلَتَيْنِ، وَكَانَتْ اِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ ـ قَالَتْ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَبَايَعْتُهُ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا شَرَطَ عَلَيْنَا أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا، وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَأَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوْفٍ، قَالَتْ: قَالَ ﷺ: وَلَا تَغْشُشْنَ أَزْوَاجَكُنَّ قَالَتْ: فَبَايَعْنَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا، فَقُلْتُ لِامْرَأَةٍ مِنْهُنَّ: اِرْجِعِي فَاسْأَلِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا غِشُّ أَزْوَاجِنَا؟ قَالَتْ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ﷺ: تَأْخُذُ مَالَهُ فَتُحَابِي بِهِ غَيْرَهُ.)) [1]

''اور حضرت سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خالاؤں میں سے ہیں، نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، بنو عدی بن نجار سے ان کا تعلق تھا۔ وہ کہتی ہیں: میں انصاری خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ہمارے سامنے یہ شرائط رکھیں: (1) ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گی۔ (2) چوری نہیں کریں گی (3) زنا نہیں کریں گی (4) اپنی اولاد کو قتل نہیں

---

[1] مسند احمد: 380/6، رقم: 27133، مجمع الزوائد: 38/6۔ ہیثمی نے کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گی۔ (5) اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے آگے کوئی بہتان نہیں گھڑیں گی (یعنی ناجائز اولاد نہیں جنیں گی) (6) معروف کاموں میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی اور (7) اپنے شوہروں کو دغا نہیں دیں گی۔ ہم نے ان شرائط پر آپ ﷺ کی بیعت کر لی۔ پھر ہم واپس پلٹ گئیں۔ میں نے ان میں سے ایک عورت سے کہا کہ واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرو کہ اپنے خاوندوں سے دھوکہ کا کیا مطلب ہے؟ اس عورت نے جا کر رسول اللہ ﷺ سے مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتیں مال تو اپنے شوہر کا استعمال کرتی ہیں اور محبت کسی دوسرے سے کرتی ہیں۔"

سہیلہ اور جابر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت کھلائی

حدیث 21

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا، فَانْكَفَيْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِمَنْ مَعَهُ. فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ. فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ: لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيْءَ . فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي ، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ . فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ . فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا ، فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوْهَا ، وَهُمْ أَلْفٌ ، فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا ، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ ، وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ .))[1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا: کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ انتہائی بھوکے ہیں۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جو تھے۔ گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا اور ایک صاع جو پیس لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے۔ اس لیے آپ دو ایک صحابہ کو

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم :4102.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کر تشریف لے چلیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بلند آواز سے فرمایا: اے اہل خندق! جابر (رضی اللہ عنہ) نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔ بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک میں نہ آ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا۔ ادھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کردی اور برکت کی دعا کی۔ ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا بھی بچ گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی، جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔"

سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا اپنی اولاد کی تربیت کرنا

حدیث 22

((وَعَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ رضي الله عنه عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضي الله عنها قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ .)) [1]

''اور حضرت خالد بن ذکوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عاشورا (10 محرم) کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی بستیوں میں یہ پیغام بھجوایا جس نے آج روزہ نہیں رکھا، وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ رکھا ہو، وہ روزہ پورا کرے۔ اس حکم کے بعد ہم عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھاتے تھے۔ ہم بچوں کے لیے اون کا ایک کھلونا بنا دیتے، جب وہ (بھوک سے) رونے لگتے تو انہیں بہلانے کے لیے یہ کھلونا دے دیتے حتی کہ افطار کا وقت آپہنچتا۔''

سیّدنا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بیوی کی فضیلت

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الجهاد، رقم: 1960.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّخْلِ وَالشَّاةِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ: أَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ رضی اللہ عنہ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا، فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ قَالَ: تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ: لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ قَالَ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا، فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اخْتَرْ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ رضی اللہ عنہ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَنْ تَعْتِقَهُ، قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ ایسے وقت میں

[1] سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2369، سلسلة الصحيحة، رقم: 1641.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گھر سے نکلے، جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا معمول نہیں تھا، نہ ہی اس وقت کسی سے ملاقات فرماتے تھے۔ اس دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ابوبکر! اس وقت کیسے آئے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی غرض سے، رخ انور کی زیارت کرنے کی غرض سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: عمر! کیسے آئے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بھوک کی وجہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھوک تو مجھے بھی لگی ہے، اچھا لو! ابو الہیثم بن التیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر چلتے ہیں۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سے کھجوروں کے درخت اور بہت سی بکریاں تھیں، لیکن ان کے پاس خادم نہیں تھا (تینوں حضرات وہاں پہنچے تو) حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ گھر پر نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بیوی سے پوچھا: ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ بیوی نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ پانی کی ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے اپنی کی مشک رکھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے لگا لیا، میرے ماں باپ قربان، میرے ماں باپ قربان، تشریف لائیں! پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ انہیں اپنے باغ میں لے گئے، چٹائی بچھائی (اور انہیں بٹھا کر) خود کھجوریں لینے چلے گئے، کھجوروں کا ایک گچھا اٹھا لائے اور تینوں حضرات کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم خود ہی ہمارے لیے میوے چن لاتے۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے چاہا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ خود میوے چن کے تناول فرمائیں یا کہا کہ آپ ﷺ خود ہی پکی یا پکی پسند کی کھجوریں نکال لیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے روز تم سے سوال کیا جائے گا۔ ان میں ٹھنڈا سایہ بھی ہے، مزے دار میوے بھی ہیں، ٹھنڈا پانی بھی ہے۔ پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کھانا تیار کرنے کے لیے اٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے ایک بکری کا بچہ نر یا مادہ ذبح کیا اور اسے پکا لائے اور سب نے تناول فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا جب کوئی قیدی ہمارے پاس آئے تو آنا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو قیدی آئے، تیسرا نہیں تھا۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے کوئی ایک پسند کر لو! حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ خود ہی میرے لیے پسند فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے یا سے امین ہونا چاہیے، لہٰذا فلاں لے لو! میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس سے خیر خواہی کرنا اور اسے اچھی بات کہنا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ وہ غلام لے آئے اور اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کی نصیحت بتائی۔ بیوی کہنے لگیں: غلام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جو نصیحت ارشاد فرمائی ہے، اسے تم اسے طرح پورا کر سکتے ہو کہ اسے آزاد کر دو! حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اچھا! تو پھر وہ آزاد ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ اُم حارثہ ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 24

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.)) [1]

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی بہن (ام حارثہ) ربیع (بنت نضر) رضی اللہ عنہا نے کسی عورت کا سامنے والا دانت توڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قصاص میں حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑنے کا فیصلہ فرما دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس کے بعد (غیر متوقع طور پر اللہ کی قدرت سے) عورت کے ورثاء دیت لینے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔‘‘

سیّدہ اُم دحداح رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 25

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِفُلَانَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، رقم: 2806.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نَـخْلَةً وَاَنَا أُقِيمُ حَائِطِي بِهَا فَأْمُرْهُ اَنْ يُعْطِيَنِي حَتّٰى أُقِيمَ حَائِطِي بِهَـا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَعْـطِـهَـا اِيَّـاهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَاَبٰى ، فَـاَتَـاهُ اَبُـو الـدَّحْـدَاحِ فَـقَـالَ: بِـعْـنِـي نَخْلَتَكَ بِحَائِطِي ، قَالَ: فَـاجْـعَـلْـهَـا لَـهُ فَقَدْ اَعْطَيْتُكَهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَمْ مِنْ عِـذْقٍ رَدَاحٍ لِاَبِـي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ قَالَهَا مِرَارًا ، قَالَ: فَاَتٰى اِمْرَأَتَهُ ، فَقَالَ: يَا اُمَّ الدَّحْدَاحِ اُخْرُجِي مِنَ الْحَائِطِ فَاِنِّي قَدْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، فَقَالَتْ: رَبِحَ الْبَيْعُ اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا .)) [1]

”اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! فلاں شخص کی کھجور ہے اور میں اس کے سہارے اپنی دیوار کھڑی کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ اسے حکم دیں کہ وہ یہ کھجور مجھے دے دے تا کہ میں اس کے سہارے دیوار کھڑی کرسکوں۔ رسول اکرم ﷺ نے کھجور کے مالک سے کہا: یہ کھجور کا درخت اس آدمی کو دے دو اور اس کے بدلہ میں مجھ سے جنت کی کھجور لے لو۔ کھجور کے مالک نے انکار کر دیا۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کھجور کے مالک کے پاس آئے اور کہا: میرا سارا باغ لے لو اور وہ کھجور مجھے دے دو۔ (جو نبی اکرم ﷺ سے تجھ سے مانگی ہے) کھجور کے مالک نے باغ کے بدلہ میں اپنی کھجور ابودحداح رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے باغ کے بدلہ میں وہ کھجور خرید لی ہے، میں نے یہ کھجور آپ ﷺ کو دی اور آپ ﷺ یہ کھجور ضرورت مند کو دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو دحداح (رضی اللہ عنہ) کے لیے جنت میں کتنے ہی خوشے لٹکے ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے یہ الفاظ کئی

[1] مسند احمد: 3/ 147، رقم: 12482۔ شیخ شعیب نے کہا اس کی سند ”صحیح علی شرط علی مسلم“ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ ادا فرمائے۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور آواز دی: ام دحداح! (رضی اللہ عنہا) باغ سے باہر نکل آؤ۔ میں نے یہ باغ جنت میں کھجور کے بدلہ میں بیچ دیا ہے۔ ام دحداح رضی اللہ عنہا نے (فوراً) کہا: تم نے بڑا نفع بخش سودا کیا ہے۔ یا اس سے ملتا جلتا کوئی کلمہ کہا۔''

سیّدہ اُمِ معقل انصاریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 26

((وَعَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ، فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أُمَّ مَعْقِلٍ! مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا؟ قَالَتْ: لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ، هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ، فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ ﷺ: فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ، فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَمَّا إِذْ فَاتَتْكِ هَذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا، فَاعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا كَحَجَّةٍ.)) [1]

''اور حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا، اس وقت ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ نے وہ اونٹ اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ہمارے ہاں بیماری ایسی آئی کہ ابو معقل رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور نبی اکرم ﷺ حج کے لیے روانہ ہوگئے۔ جب نبی اکرم ﷺ حج سے

[1] سنن ابو داؤد، کتاب المناسك: رقم: 1989۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس تشریف لائے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ام معقل! تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں گئی؟ حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے تیاری تو کر رکھی تھی، لیکن ابو معقل رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا، جس پر ہم حج کے لیے جا رہے تھے۔ ابو معقل رضی اللہ عنہ نے فوت ہوتے وقت وہ اونٹ اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسی اونٹ پر سوار ہو کر نکل پڑتی، حج کا سفر بھی فی سبیل اللہ ہی ہے۔ اچھا اب یہ حج تو ہمارے ساتھ کرنے سے محروم ہو گئی ہو، آئندہ رمضان آئے تو اس میں عمرہ کر لینا۔ اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہوگا۔"

سیدہ اُم یعقوب رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِى اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ، وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِى عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَمَا لِى لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيهِ لَقَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ [الحشر: ٧] فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: فَإِنِّي أَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلٰى امْرَأَتِكَ الْآنَ، قَالَ: اذْهَبِي فَانْظُرِي، قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ: أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جسم گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر خوبصورتی کے لیے دانت (رگڑ کر) کھلے کروانے والیوں پر (نیز) اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ بنی اسد کی ایک عورت ام یعقوب رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی جو کہ قرآن پڑھا کرتی تھی، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہا: میں نے سنا ہے آپ نے جسم گدوانے ور گودنے والیوں پر، چہرہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔ حضرت ام یعقوب رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (اپنے پاس محفوظ) دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، لیکن مجھے تو اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو قرآن غور سے پڑھتی تو تجھے یہ بات مل جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کا حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔ (الحشر: 7) پھر وہ عورت بولی ان

[1] صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، رقم :5573.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باتوں میں سے بعض باتیں تو تمہاری بیوی میں بھی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جاؤ جا کر دیکھ لو۔ وہ عورت گئی تو ان کی بیوی میں ایسی کوئی بات نہ پائی تب وہ واپس آ کر کہنے لگی: ان میں سے تو کوئی بات میں نے تمہاری بیوی میں نہیں دیکھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتی تو ہم کبھی اس سے صحبت نہ کرتے۔ (یعنی اسے طلاق دے دیتے)۔"

سیّدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 28

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ كُلَّ شَيْءٍ، إِنِّي لَأَسْمَعُ كَلَامَ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہا وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضُهُ وَهِيَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِيَ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَكَلَ شَبَابِي وَنَثَرْتُ لَهُ بَطْنِي، حَتَّى إِذَا كَبِرَتْ سِنِّي وَانْقَطَعَ وَلَدِي ظَاهَرَ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ فَمَا بَرِحَتْ حَتَّى نَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ﴾ .)) [1]

"اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: برکت والی ہے وہ ذات جو ہر ایک بات سنتی ہے۔ میں خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کی بات سن رہی تھی، لیکن بعض باتیں سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں۔ خولہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے شوہر کا شکوہ کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: یا رسول

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب الطلاق، رقم: 2063۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ! میرا شوہر میری جوانی کھا گیا (یعنی میں نے جوانی کا سارا زمانہ اس کے ساتھ گزارا ہے) میرے پیٹ سے اس کی اولاد ہوئی۔ اب میں عمر رسید ہو گئی ہوں، میرے ہاں اولاد ہونا بند ہو گئی ہے، اس نے مجھ سے ظہار کیا ہے۔ یا اللہ! میں تیرے حضور اپنا دکھ پیش کرتی ہوں۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بار بار یہی کلمات کہتی رہیں، حتی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام درج ذیل آیات لے کر آ گئے: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ.....﴾ ترجمہ: ''بے شک اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے بارے میں تجھ سے جھگڑا کر رہی تھی اور اللہ کے حضور اپنا دکھڑا پیش کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک اللہ سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔'' (المجادلة : 1)''

سیّدہ خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 29

((قَالَ السُّحَيْبَانِيُّ فَقَدْ خَرَجَتْ فِي مَعْرِكَةِ الْقَادِسِيَّةِ ...... مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَمَعَهَا أَبْنَاؤُهَا الْأَرْبَعَةُ، وَهُنَاكَ، وَقَبْلَ بَدْءِ الْقِتَالِ أَوْصَتْهُمْ فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ لَقَدْ أَسْلَمْتُمْ طَائِعِينَ، وَهَاجَرْتُمْ مُخْتَارِينَ، وَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ بَنُو امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ، مَا خُنْتُ أَبَاكُمْ، وَلَا فَضَحْتُ خَالَكُمْ . . إِلَى أَنْ قَالَتْ: فَإِذَا أَصْبَحْتُمْ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ سَالِمِينَ فَاغْدُوا إِلَى قِتَالِ عَدُوِّكُمْ مُسْتَبْصِرِينَ، وَبِاللّٰهِ عَلَى أَعْدَائِهِ مُسْتَنْصِرِينَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرْبَ قَدْ شَمَرَتْ عَنْ سَاقِهَا، وَجَعَلَتْ نَارًا عَلَى أَرْوَاقِهَا، فَتَيَمَّمُوا وَطِيسَهَا، وَجَالِدُوا رَئِيسَهَا عِنْدَ احْتِدَامِ خَمِيسِهَا،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تَظْفِرُوْا بِالْغَنَمِ وَالْكَرَامَةِ فِي دَارِ الْخُلْدِ وَالْمَقَامَةِ۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَوْلَادُهَا الْأَرْبَعَةُ بَاشِرُوْا الْقِتَالَ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ حَتّٰى قُتِلُوْا، وَبَلَغَ الْخُنْسَاءَ خَبْرُ مَقْتِلِ أَبْنَاءِ هَا الْأَرْبَعَةِ فَقَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَرَّفَنِي بِقَتْلِهِمْ وَأَرْجُوْ مِنْ رَبِّي أَنْ يَجْمَعَنِي بِهِمْ فِي مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ.)) [1]

''اور سحیبانی کہتے ہیں کہ معرکہ قادسیہ کے لیے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اپنے چار بیٹوں اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ نکلیں اور لڑائی سے قبل اپنے بیٹوں کو یہ نصیحت کی: اے میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے اسلام لائے اور اپنی خوشی سے ہجرت کی، اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، تم ایک ہی ماں کے بیٹے ہو، میں نے تمہارے باپ سے خیانت کی، نہ ہی تمہارے ماموں کو رسوا کیا، کل اللہ نے چاہا تو تم خیریت سے صبح کرو اور اپنے دشمن کی طرف پوری سوچ سمجھ کے ساتھ نکلنا اور اپنے دشمن کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اس پر ٹوٹ پڑنا اور جب دیکھو کہ لڑائی کا تنور خوب گرم ہو گیا ہے، آگ کے شعلے پورے جوبن پر ہیں تو آتش دان جنگ میں گھس جانا، جب دشمن کا لشکر بھڑک اٹھے تو اس کے سپہ سالار پر حملہ آور ہونا۔ اللہ کرے تم کامیاب و کامران ٹھہرو اور ابدی قیام گاہ (یعنی جنت) میں عزت اور فضیلت پاؤ۔ اگلی صبح حضرت خنساء کے چاروں بیٹے یکے بعد دیگر جنگ میں شریک ہوئے اور خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت خنساء کو جب اپنے چاروں بیٹوں کی شہادت کی خبر لی تو بے ساختہ پکار اٹھیں: اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے بیٹوں کی شہادت سے نوازا۔ میں امید رکھتی ہوں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جنت میں مجھے میرے بیٹوں کے ساتھ

---

[1] صور من سير الصحابيات، رقم: 257-256.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکٹھا کر دے گا۔‘‘

سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ لَهُ: أُحَرِّجُ عَلَيْكَ إِلَّا قَضَيْتَنِي ، فَانْتَهَرَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: وَيْحَكَ تَدْرِي مَنْ تُكَلِّمُ؟ قَالَ: إِنِّي أَطْلُبُ حَقِّي . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلَّا مَعَ صَاحِبِ الْحَقِّ كُنْتُمْ؟ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ لَهَا: إِنْ كَانَ عِنْدَكِ تَمْرٌ فَأَقْرِضِينَا حَتَّى يَأْتِيَنَا تَمْرُنَا فَنَقْضِيكِ فَقَالَتْ: نَعَمْ! بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! قَالَ فَأَقْرَضَتْهُ . فَقَضَى الْأَعْرَابِيَّ وَأَطْعَمَهُ . فَقَالَ أَوْفَيْتَ . أَوْفَى اللهُ لَكَ فَقَالَ ﷺ: أُولَئِكَ خِيَارُ النَّاسِ۔ إِنَّهُ لَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَا يَأْخُذُ الضَّعِيفُ فِيهَا حَقَّهُ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ .)) [1]

’’اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔اس نے آپ ﷺ کے ساتھ ترش روئی کی، حتی کہ اس نے یہ بھی کہا: اگر آپ ﷺ نے میرا قرض ادا نہ کیا تو میں آپ ﷺ سے برا سلوک کروں گا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے ڈانٹا اور کہا: افسوس! تجھے یہ معلوم نہیں کس سے بات کر رہے ہو؟ دیہاتی کہنے لگا: میں اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حق والے کی

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، رقم: 2426، سلسلة الصحيحة، رقم: 2846.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حمایت کیوں نہیں کرتے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیجا۔ اس آدمی نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس کھجوریں ہیں تو ہمیں بطور قرض دے دو۔ جب ہمارے پاس کھجوریں آئیں گی تو ہم تمہیں واپس کر دیں گے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! میرے پاس کھجوریں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرض دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کا قرض ادا فرما دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: بہترین لوگ حق ادا کرنے والے ہی ہوتے ہیں اور ایسی قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس کا کمزور فرد اپنا قرضہ وصول نہ کر سکے۔''

سیّدہ اُم مِحجن انصاریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم . فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِی؟ قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّونِی عَلٰی قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ، ثُمَّ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی أَهْلِهَا ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِی عَلَيْهِمْ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالے رنگ کی عورت (یا مرد) مسجد کی خدمت کرتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (چند دن) نظر نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 2215.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے لوگوں سے اس کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ تو فوت ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اسے معمولی بات سمجھ کر آپ ﷺ کو اطلاع نہ دی۔ آپ ﷺ نے ارساد فرمایا: مجھے اس کی قبر بتاؤ؟ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی قبر بتائی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر فرمایا: یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوتی ہیں میری دعاء سے اللہ انہیں روشن فرما دیتا ہے۔"

سیّدہ اُم زفر رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 32

((وَعَنْ عَطَاءُ بْنُ أَبِی رَبَاحِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّی أُصْرَعُ وَإِنِّی أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِی ، قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ: أَصْبِرُ ، فَقَالَتْ: إِنِّی أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِی أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ ، فَدَعَا لَهَا .))[1]

"اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: کیا میں تجھے جنتی خاتون نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! ضرور دکھائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: یہ سانولے رنگ کی عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے

[1] صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ، رقم: 5652.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے جنت کا وعدہ ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور اللہ تجھے صحت عطا فرما دے گا۔ عورت کہنے لگی: میں صبر کروں گی لیکن مرگی کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما دیں کہ میرا ستر قائم رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے یہ دعا فرما دی۔"

سیّدہ حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 33

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا ، وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ؟ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ . فَوَاللّٰهِ! لَا يَسْأَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْأَمُوا .)) [1]

"اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا ان کے ہاں آئیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا ہیں، لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ساری ساری رات (عبادت کی وجہ سے) سوتی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 1833.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ارشاد فرمایا: کیا ساری رات نہیں سوتی؟ اتنا عمل کرو، جتنی تمہارے اندر استطاعت ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ اجر وثواب دیتے دیتے نہیں تھکتے، تم عمل کرتے کرتے تھک جاتے ہو۔"

سیّدہ خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 34

((وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَرَدَّ نِكَاحَهُ.)) [1]

"اور حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے باپ نے ان کی (مرضی کے بغیر) نکاح کر دیا۔ حضرت خنساء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ (اپنے والد کی شکایت کی) رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا۔"

سیّدہ معاذہ بنت عبداللہ بن جریر رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 35

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ: اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: 5138.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ .)) 1

’’اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی سلول اپنی لونڈی سے کہتا کہ جا کر زنا کرا اور مال کما کر لا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: تمہاری لونڈیوں اگر پاکدامنی کی زندگی بسر کرنا چاہیں تو انہیں زنا پر مجبور نہ کرو، تاکہ تم ان سے دنیا کا مال کماؤ، جو شخص انہیں مجبور کرے گا، ان کی مجبوری کے بعد اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (النور: 33)‘‘

سیدہ درہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 36

((وَعَنِ ابْنِ أَبِى الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: أَكْثَرَ النَّاسُ فِى أَبَوَيْهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا وَلَدَ الْكُفَّارُ غَيْرِى؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكِ؟ قَالَتْ: قَدْ أَذَانِى أَهْلُ الْمَدْنَةِ فِى أَبَوَيَّ ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَصَلِّى حَيْثُ أَرَى فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ ثُمَّ أَلْتَفَتَ عَلَيْهَا فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَكُمْ نَسَبٌ وَلَيْسَ نَسَبٌ؟ فَوَثَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَغْضَبَ اللّٰهُ مَنْ أَغْضَبَكَ ، فَقَالَ: هٰذِهِ بِنْتُ عَمِّى فَلَا يَقُلْ لَهَا أَحَدٌ إِلَّا خَيْرًا .)) 2

---

1 صحیح مسلم، کتاب التفسیر، رقم: 7552.

2 معجم کبیر للطبرانی: 257/24، مجمع الزوائد: 258/9، رقم: 15403۔ علامہ ہیثمی نے کہا اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور حضرت ابن ابی الحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت دُرہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب کے والدین کے بارے میں باتیں کرنی شروع کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے علاوہ کوئی اور کافروں کی اولاد نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ حضرت درہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مدینہ کے لوگ مجھے میرے (کافر) والدین کے حوالے سے اذیت پہنچا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت درہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب میں ظہر کی نماز ادا کروں تو تم بھی ایسی جگہ ظہر کی نماز ادا کرنا جہاں سے میں تمہیں دیکھ سکوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی اور حضرت درہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگو! کیا تمہارا خاندان ہے اور میرا خاندان نہیں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہل کرتے ہوئے عرض کی: جس نے آپ ﷺ کو ناراض کیا، اس سے اللہ ناراض ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ درہ رضی اللہ عنہا میرے چچا کی بیٹی ہے۔ کوئی آدمی بھلائی کے علاوہ اس کے بارے میں بات نہ کرے۔''

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 37

((وَعَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهَا عِنْدَ الْكَرْبِ: اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا .)) [1]

''اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے رنج کے وقت

[1] مسند احمد: 6/369، رقم: 27082۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے والے کلمات مجھے سکھائے تھے اور وہ یہ ہیں: "اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا" "میرا رب اللہ ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی۔"

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی فضیلت

حدیث 38

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَخَرَجَ مَعَهٗ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ، إِحْتَمَلَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَا لَهٗ كُلَّهٗ مَعَهٗ: خَمْسَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ ـ قَالَتْ: وَانْطَلَقَ بِهَا مَعَهٗ ـ قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا جَدِّي أَبُوْقُحَافَةَ رضی اللہ عنہ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ قَدْ فَجَعَكُمْ بِمَالِهٖ مَعَ نَفْسِهٖ، قَالَتْ: قُلْتُ: كَلَّا يَا أَبَهْ، إِنَّهٗ قَدْ تَرَكَ لَنَا خَيْرًا كَثِيْرًا ـ قَالَتْ: فَأَخَذْتُ أَحْجَارًا، فَوَضَعْتُهَا فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ، كَانَ أَبِي يَضَعُ فِيْهَا مَالَهٗ ثُمَّ وَضَعْتُ عَلَيْهَا ثَوْبًا، ثُمَّ أَخَذْتُ بِيَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا أَبَهْ! ضَعْ يَدَكَ عَلٰى هٰذَا الْمَالِ ـ قَالَتْ: فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، إِنْ كَانَ قَدْ تَرَكَ لَكُمْ هٰذَا، فَقَدْ أَحْسَنَ، وَفِي هٰذَا لَكُمْ بَلَاغٌ، قَالَتْ: وَلَا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ لَنَا شَيْئًا، وَلٰكِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُسْكِنَ الشَّيْخَ بِذٰلِكَ.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے لیے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال بھی ساتھ لے لیا، جس کی مقدار پانچ یا

[1] مسند احمد: 350/6، رقم: 26957- شیخ شعیب نے اسے "حسن" کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھ ہزار درہم تھی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مال لے کر چلے گئے تو دادا جان (حضرت) ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) تشریف لائے اور وہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے، کہنے لگے: ابوبکر نے تم لوگوں کو (دہری) مصیبت میں ڈال دیا۔ مال بھی لے گیا اور خود بھی چلا گیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: نہیں بابا! ایسا ہرگز نہیں، وہ تو ہمارے لیے بہت سا مال چھوڑ گئے ہیں۔ پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کچھ پتھر لیے اور انہیں اپنے گھر کے طاق میں رکھ دیا، جہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ درہم وغیرہ رکھتے تھے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر دادا جان کا ہاتھ پکڑا اور کہا: دادا جان! ذرا ان درہموں پر اپنا ہاتھ رکھیں۔ (حضرت) ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا تو کہنے لگ: چلو، یہ تو اچھا ہے، وہ تمہارے لیے درہم چھوڑ گیا ہے۔ تب تو اس کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے تمہاری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! بابا جان نے تو ہمارے لیے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی، میں تو اس طریقہ سے صرف دادا جان کو اطمینان دلانا چاہتی تھی۔"

سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 39

((وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ رضی اللہ عنہا، أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ أَبُوهُ، فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ رضی اللہ عنہا تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا، ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُوُفِّیَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ .))❶

’’اور حضرت امام ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھیں۔ حبشہ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ہی آپ ﷺ کی پرورش اور دیکھ بھال کا فریضہ سرانجام دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ بڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کا نکاح (اپنے آزاد کردہ غلام) زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات مبارک کے پانچ ماہ بعد دنیا سے رخصت ہو گئیں۔‘‘

سیّدہ اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کی ایک سبق آموز روایت

حدیث 40

((وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا .))❷

’’اور حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین

❶ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، رقم: 4603.

❷ سنن ابی داؤد، كتاب الادب ، رقم: 4921.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مواقع کے علاوہ کسی بھی جگہ جھوٹ کی اجازت دیتے نہیں سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: "اولاً" میں اس آدمی کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور ایسی بات کہے جس سے دونوں کے درمیان اصلاح مطلوب ہو۔ ثانیاً: لڑائی کے دوران (دشمن کو شکست سے دوچار کرنے کے لیے) کوئی بات بنائے۔ ثالثاً: شوہر اپنی بیوی سے (صلح کرنے کے لیے) کوئی بات کہے یا بیوی اپنے شوہر کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست آیاتِ قرآنیہ

نمبر شمار	طرف الآیۃ	صفحہ نمبر
1:	وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ	15
2:	لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا	15
3:	وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ	16
4:	اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ	16
5:	لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ	17
6:	اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا	17
7:	وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا	18
8:	لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	18
9:	فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا	19
10:	فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	19

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست احادیثِ نبویہ

نمبر شمار	طرف الحدیث	صفحہ نمبر
1:	تُوفِّیَ اِبْنِی فَجزِعْتُ عَلَیْهِ	22
2:	دَخلَتْ عَلَیَّ خُوَیْلَةُ بِنْتِ حَکِیْمِ بْنِ أُمَیَّةَ	23
3:	فَحمَّلُوْنِی عَلٰی بَعِیْرٍ لَیْسَ تَحْتِیْ	24
4:	أَلَا تُعلِّمِینَ هٰذِهِ رُقْیَةَ النَّمْلَةِ کَمَا عَلَّمْتِیهَا	26
5:	اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ خَرجَ مِنْ بِمَکَّةَ	26
6:	یَا أُمَّ مَعْبَدٍ! مَنْ غَرسَ هٰذَا النَّخْلَ	28
7:	فَوَاللّٰهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ یَرْصِدُ	29
8:	إِنَّ عُمرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَسَمَ مُرُوطًا	30
9:	خَرجْتُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاَنَا اَنْظُرُ	31
10:	وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ یَا أَبَا طَلْحَةَ یُرَدُّ وَلٰکِنَّكَ	33
11:	لَا تُحَدِّثُوا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰی اَکُوْنَ	34
12:	تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ	35
13:	دَخَلَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا	37
14:	أَنْ تَتَّخِذَ فِی دَارِهَا مُؤَذِّنًا ، فَأَذِنَ لَهَا	37

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

15: لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ 38

16: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ 40

17: إِذَا جَاءَ مِنْ حَاجَةٍ فَانْتَهَى إِلَى الْبَابِ 41

18: هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ 43

19: أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ 44

20: قَدْ صَلَّتْ مَعَهُ الْقِبْلَتَيْنِ 45

21: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ 46

22: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ 48

23: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا 49

24: إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةً 53

25: إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً وَأَنَا أُقِيمُ 54

26: لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ 55

27: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ 56

28: تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ كُلَّ شَيْءٍ 58

29: لِيَا بَنِيَّ لَقَدْ أَسْلَمْتُمْ طَائِعِينَ 59

30: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ دَيْنًا 61

31: كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا 62

32: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ 63

33: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا 64

34: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ 65

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

35:	اذْهَبِى فَابْغِينَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ	65
36:	أَكْثَرَ النَّاسُ فِىْ أَبَوَيْهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ	66
37:	عَلَّمَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهَا	67
38:	لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَخَرَجَ مَعَهٗ أَبُوْبَكْرٍ	68
39:	وَكَانَ مِنْ شَاْنِ اُمِّ اَيْمَنَ رضی اللہ عنہا ، اُمِّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ	69
40:	يُرَخِّصُ فِى شَىْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِى ثَلَاثٍ	70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.